بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۲ شعبان ۱۳۹۹ھ ۔ ۹ وفا ۱۳۵۸ہش ۔ ۹ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۵۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں اور اہم مہمات دینیہ میں مصروف ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے نسبتاً بہتر ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری سلسلہ احمدیہ کے مخلص اور ممتاز اہلِ قلم میں سے ہیں۔ بلڈ پریشر اور لُو لگ جانے کے باعث آپ کی طبیعت آجکل ناساز ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (دوست محمد شاہد)

چند روز سے خاکسار کو بخار کی شکایت ہو گئی ہے۔ غالباً یہ موسمِ گرما میں مسلسل سفر کا نتیجہ ہے۔ میں قارئین کرام سے دعا کا ملتجی ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی میں رکھتے ہوئے تا دیر خدمتِ دین کی توفیق بخشتا رہے اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین

(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

فضل عمر درس القرآن کلاس

۱۰ جولائی سے شروع ہو رہی ہے

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ پاکستان مطلع رہیں کہ فضل عمر درس القرآن کلاس انشاء اللہ ۱۰ جولائی سے شروع ہو کر ۲۵ جولائی تک جاری رہے گی۔ شامل ہونے والے طلبہ و طالبات تصدیقی چٹھی کے ہمراہ ۱۰ جولائی کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

کلاس میں شامل ہونے کے لئے کم سے کم تعلیمی معیار مڈل پاس ہونا ہے۔ اس سے کم تعلیمی معیار کے طلبہ و طالبات کو نہ بھجوایا جائے۔ طالبات کے ہمراہ نگران کا ہونا ضروری ہے۔

فضل الٰہی انوری
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

تقدیر معلّق ہو تو دعا اور صدقات اُس کو ٹلا دیتے ہیں

اگرچہ قضا و قدر میں سب کچھ مقرر ہے مگر مرض کے مناسبِ حال دوا کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد باری تعالیٰ

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝ (الفرقان آیت ۳)

ترجمہ:۔ اور وہ جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کیا جنتی دوزخیوں سے پہچانے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اُس شخص نے کہا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہر شخص اسی کے واسطے عمل کرتا ہے جس کے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے واسطے اسے آسانی کی گئی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"انسان تقدیرِ الٰہی کے ماتحت ہے۔ اگر خدا کا ارادہ انسان کے ارادے کے مطابق نہ ہو تو انسان ہزار جد و جہد کرے اپنے ارادہ کو پورا نہیں کر سکتا۔ لیکن جب خدا کے ارادہ کا وقت آجاتا ہے تو وہی امور جو بہت مشکل نظر آتے تھے نہایت آسانی سے میسر آجاتے ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۰)

"تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام معلّق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔ اور کوئی تقدیر معلّق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرایہ میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔

قضائے معلّق اور مبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم سے ملتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۵۱)

"یاد رہے کہ اگرچہ قضاء و قدر میں سب کچھ مقرر ہو چکا ہے مگر قضا و قدر نے علوم کو ضائع نہیں کیا۔ سو جیسا کہ باوجود تسلیم مسئلہ قضاء و قدر کے ہر ایک کو علمی تجارب کے ذریعہ سے ماننا پڑتا ہے کہ بے شک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اور اگر مرض کے مناسبِ حال کوئی دوا استعمال ہو تو خدا کے فضل و کرم سے بے شک مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۳۰)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ شعبان ۱۳۹۹ھ
۸ وفا ۱۳۵۸ ہش
۸ جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کا عطا کردہ اختیار اور اس میں پوشیدہ حکمت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بتانے کے بعد کہ اس نے انسان کو اپنی عبادت یعنی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور پھر اُس کی پیدائش کا مقصد اچھی طرح واضح کرنے کے بعد اُس کے لئے یہ ضروری تو قرار دیا ہے کہ وہ اپنی پیدائش کے اس مقصد کو پورا کرے لیکن اسے اِس مقصد کو پورا کرنے پر مجبور نہیں کیا بلکہ اسے یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس مقصد کو پورا کرنے والا بنے اور اگر وہ ایسا کرنا نہ چاہے تو خدا تعالیٰ کا باغی بن کر اس دُنیا میں زندگی گزارے۔ اگر وہ باغی بن کر ہی زندگی بسر کرنا پسند کرے تو اُس کی راہ میں زبردستی اور جبر کی شکل میں کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہے کہ وہ خود اپنی متعین کردہ راہ پر چل ہی نہ سکے۔

انسان کو عطا کی جانے والی اِس آزادی اور اختیار میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ دونوں راہوں میں سے جو راہ بھی وہ اختیار کرے گا اس کے اچھے یا بُرے انجام کا وہ مستحق قرار پائے گا اور اُس انجام کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہ پر چل کر اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرنے والا بنے گا تو وہ جناب الٰہی میں اجر و ثواب اور انعام کا مستحق ٹھہرے گا۔ برخلاف اِس کے اگر وہ خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ راہ سے منحرف ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کو ترجیح دے گا تو خود وہ اپنے آپ کو اِس انحراف کی سزا کا مستوجب بنائے گا اور اِس سزا اور بُرے انجام کی ذمہ داری خود اُس پر ہو گی۔ جزا سزا کے سلسلہ کا تمام تر انحصار اُس آزادی اور اختیار پر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا کیا گیا ہے۔ اگر انسان کو یہ اختیار نہ دیا جاتا اور وہ اپنی خلقت اور جبلت کے رُو سے خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ راستہ کو ہی اختیار کرنے پر مجبور ہوتا تو پھر اسے کسی جزا یا انعام کے ملنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ جزا یا سزا کا سوال تو پیدا ہی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کے صحیح یا غلط استعمال کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔

انسان کو عطا کی جانے والی آزادی یا اختیار میں پوشیدہ اِس حکمت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے مثال کے طور پر سورۃ الدھر میں یہ بتانے کے بعد کہ اُس نے انسان کو مختلف قوتوں اور طاقتوں کا حامل اور ایک لحاظ سے با اختیار بنایا ہے اللہ تعالیٰ اِس اختیار کے استعمال میں عطا کی جانیوالی آزادی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝

(الدھر آیت ۴)

ترجمہ:۔ ہم نے انسان کو اس کے مطابق حال راستہ بتا دیا۔ یعنی خواہ وہ شکر کرے یا نافرمان ہو جائے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ انسان کو اُس نے یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں کو صحیح رنگ میں استعمال کر کے اس کا شکر گزار بندہ بنے اور اگر ایسا کرنا نہ چاہے تو اپنی مرضی کے مطابق کفر اور نافرمانی کی راہ پر چل نکلے۔ اُس کے اِس اختیار میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اگر وہ کفر اور نافرمانی کی راہ اختیار کرے گا تو اُس کا کیا انجام ہو گا اور اگر شکر گزاری کی راہ اختیار کرے گا تو اس کے نتیجہ میں وہ کس انعام کا مستحق قرار پائے گا چنانچہ پہلے کفر اور نافرمانی کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝

(الدھر آیت ۵)

ترجمہ:۔ ہم نے کافروں (یعنی اپنی مرضی سے نافرمانی کا راستہ اختیار کرنے والوں) کے لئے زنجیریں اور طوق اور جہنم تیار کر چھوڑے ہیں۔

اِس کے بعد خدا داد طاقتوں کا صحیح استعمال کر کے شکر گزاری کا راستہ اختیار کرنے والوں کے اچھے انجام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝

(الدھر آیات ۶ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ خدا کے نیک (یعنی اپنی مرضی سے فرمانبرداری اور شکر کا راستہ اختیار کرنے والے) بندے ایسے پیالے پئیں گے جن میں کافور کی خاصیت ملائی گئی ہو گی (یعنی انہیں اپنے بُرے جذبات اور نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی قوت عطا کی جائے گی) یہ کافور ایک چشمہ ہو گا جس میں سے اللہ کے بندے پئیں گے۔ وہ (اپنی مرضی اور اختیار کو کام میں لا کر) اپنی کوشش سے اُس چشمہ کو زمین پھاڑ کر نکالنے والے، اپنی نذریں ادا کرنے والے اور اُس دن سے ڈرنے والے ہیں جس دن کی بُرائی تمام دُنیا میں پھیلی ہوئی ہو گی۔ اور وہ خدا کی محبت کے زیر اثر مسکین اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ اے لوگو! ہم تو صرف اللہ کی رضا کے لئے تمہیں کھانا کھلاتے ہیں، نہ ہم تم سے کوئی جزاء طلب کرتے ہیں اور نہ تمہارے شکریہ کے خواہشمند ہیں۔ ہم اپنے ربّ سے اُس دن کا خوف رکھتے ہیں جب لوگوں کا ڈر کے مارے مُنہ بگڑا ہوا ہو گا اور تیوریاں چڑھی ہوئی ہوں گی۔ سو اللہ ان کو اُسی دن کے ضرر سے بچائے گا اور ان کو تروتازگی اور خوشی بخشے گا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی کو واضح کر کے اور پھر ہدایت کی راہ پر گامزن ہونے کی نیک جزاء اور گمراہی اختیار کرنے کی سزا سے خبردار کر کے ہر انسان کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور ثواب دید کے مطابق ان میں سے جو راہ چاہے اختیار کرے۔ وہ جو راہ بھی اختیار کرے گا وہ خود اس کا ذمہ دار ہو گا۔ اگر ہدایت کی راہ اختیار کرے گا تو نیک جزا اور انعام حاصل کرے گا اور اگر گمراہی کی راہ پر جا پڑے گا تو اُسکی سزا اُسے بھگتنا ہو گی۔ اِس بارہ میں اُس نے جبر کو روا رکھا ہی نہیں۔ جو لوگ اِس بارہ میں دوسروں پر جبر کرنا چاہتے ہیں وہ خدا کی نگاہ میں مجرم ٹھہرتے ہیں کیونکہ وہ بزعم خود اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ جزا سزا کے نظام میں مخل ہونا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ جس کو بھی بالجبر ہدایت کی راہ اختیار کرائیں گے وہ خدا سے اسے اس کا نیک اجر نہیں دلوا سکتے کیونکہ ایسی صورت میں ہدایت کی راہ اختیار کرنا اس کا اپنا اختیاری فعل نہ ہو گا جبکہ جزاء صرف اختیاری فعل (بشرطیکہ وہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہو) کے نتیجہ میں ملتی ہے۔

تقریب رخصتانہ

عزیزہ سیّدہ نائلہ منصورہ بنت محترم کیپٹن سیّد ناصر احمد شاہ صاحب (پاکستان نیوی) کی تقریب رخصتانہ ۲۲ احسان ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۲۲ جون ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک نیول سنٹرل میس کراچی کے وسیع لان میں عمل میں آئی جہاں مردوں کے علاوہ عورتوں کیلئے نشستوں کا علیحدہ باپردہ انتظام تھا۔ عزیزہ کا نکاح عزیزم ڈاکٹر مجیب الرحمٰن ملک کے ہمراہ مئی ۱۹۷۶ء میں ہوا تھا۔ تقریب پر دعا عزیزہ نائلہ کے دادا محترم ڈاکٹر سیّد ظہور احمد شاہ صاحب نے کرائی۔ اس تقریب میں محترم امیر صاحب کراچی اور دیگر احباب جماعت کے علاوہ نیوی کے اعلیٰ افسران نے بکثرت شمولیت فرمائی اور عزیزہ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے اور مسرتوں سے بھرپور کامیاب لمبی زندگی عنایت فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(خاکسار ملک سیف الرحمٰن۔ دار الصدر۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدانِ تبلیغ کی ایک ناقابلِ فراموش رات

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے سابق مبلغ انچارج سیرالیون مشن

جنگِ عظیم دوم کے دوران اپریل ۱۹۴۰ء میں ایک روز حضرت مولانا نذیر احمد علی رضی اللہ عنہ اور خاکسار سیرالیون (مغربی افریقہ) کے کاسری نامی ایک تجارتی قصبہ میں تبلیغ کے لئے گئے جو فری ٹاؤن سے تقریباً چالیس میل دور ایک وسیع و عریض دریا کے کنارے واقع ہے۔ وہاں پر پہلے بھی ایک مرتبہ حضرت مولانا مرحوم پیغامِ حق پہنچا چکے تھے۔ جس کے بعد وہاں مخالفت بڑھ گئی تھی۔ اب یہ ہمارا وہاں دوسرا دورہ تھا۔ اس علاقہ کے مسلمانوں کی اکثریت ایسے فولانی قبائل کی ہے جنہیں اپنے اسلام پر بہت ناز ہے۔ اور جو اپنا تعلق عرب نسل سے بیان کرتے ہیں۔ گو عملاً سیرالیون کی مشہور برائیاں بھی زیادہ تر انہیں میں پائی جاتی ہیں۔ تاہم سیرالیون کے علماء کی اکثریت بھی انہیں میں سے ہے۔

لوکل اکابر کا تعصب

اگرچہ ہمیں وہاں جانے سے قبل ہی معلوم ہو گیا تھا۔ کہ قصبہ کے بعض لوکل علماء اور اکابر نے ہمارے خلاف غلط اور جھوٹی باتیں گھڑ کر عوام کو ہم سے متنفر کر دیا ہے۔ اور لوگوں سے یہ عہد لے رکھا ہے کہ وہاں ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ نہ دے۔ تاہم چونکہ ہمارے تبلیغی دورے کا مقصد محض اسلام کا بول بالا کرنا مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم کی حقیقی روح سے آگاہ کرنا اور غیر مسلموں اور عیسائیوں کو اسلام کا پیغام پہنچانا ہی تھا اس لئے ہم نے وہاں جا کر اپنے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دور کرنا ضروری سمجھا۔ اور خیال کیا کہ کہیں نہ کہیں تو ہمیں وہاں دو چار روز رہنے کے لئے جگہ مل ہی جائے گی۔

بستی والوں کا مہمان نوازی سے انکار

چنانچہ ۱۳ اپریل ۱۹۴۰ء کو ہم روکوپر سے بذریعہ کشتی روانہ ہو کر مغرب کی نماز کے بعد کاسری پہنچے۔ ہمارا پروگرام وہاں پر تین چار روز ٹھہر کر گھر گھر تبلیغ کرنا اور لیکچرز کا انتظام کرنا تھا۔ کشتی سے اتر کر ہم سیدھے وہاں کے مشرک چیف کے بنگلے پر پہنچے۔ کیونکہ وہاں کے رواج کے مطابق باہر سے آنے والے مہمان کی مہمان نوازی کرنا چیف کی ذمہ واری ہوتی ہے۔ جس کے لئے اسے کچھ گرانٹ بھی ملتی ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہوا کہ شاید غلط طور پر ہمیں بتایا گیا کہ چیف صاحب اپنے فارم سے ابھی واپس نہیں آئے۔ اور اس طرح کم و بیش تمام ذمہ وار لوگوں کی طرف سے خاموش مخالفت اور بے رخی کی وجہ سے ہم خاصے پریشان ہوئے۔ ہماری کشتی وہاں سے آگے فری ٹاؤن بھی روانہ نہ ہو سکتی تھی۔ کیونکہ پانی کا بہاؤ صبح چلنے تک کشتی کے موافق نہ تھا۔ اور کشتی کا مالک اسے کنارے سے دور دریا کے اندر لنگر انداز کر کے محوِ خواب ہو چکا تھا۔ بستی میں ہمارے بعض واقف کار اور ہمدرد اشخاص بھی ہمارے مخالفوں سے بڑی طرح مرعوب تھے۔ ہمارے ساتھ روکوپر (ROKUPR) احمدیہ سکول کے ایک استاد اور چار طالب علم تھے جنہیں افریقن ہونے کی وجہ سے انہیں جگہ مل گئی۔ اور وہ ہمارا سامان بھی حفاظت کے لئے اپنے ساتھ لے گئے۔ وہاں بعض لبنانی تاجروں کی دو دکانیں بھی تھیں۔ جو دریا پر نہایت چھوٹی چھوٹی لکڑی اور ٹین کی عارضی عمارتوں میں رہتے تھے۔ جن کا اکثر حصہ دریا کے اندر بنایا گیا تھا۔

لبنانی تاجروں کی خوش خلقی

بہرکیف ہم اس سراسیمگی اور پریشانی کے عالم میں رات کو اس بستی کے بڑے بازار میں پھر رہے تھے کہ ایک لبنانی مسلمان نوجوان ہمارے ساتھ ہندوستان کے سیاسی حالات پر گفتگو کرنے لگا۔ اور ہماری عربی دانی اور عام معلومات سے متاثر ہو کر ہمیں اپنے مکان پر لے گیا۔ جہاں اس کے کئی ہمسایہ دوست بھی آ گئے اور تقریباً دس بجے شب تک اسلام اور احمدیہ عقائد پر دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے باصرار ہمیں کھانا پیش کیا۔ اور خدا کے فضل سے ہماری باتوں سے اتنے متاثر ہوئے کہ ہم سے سلسلہ کا عربی لٹریچر بھی باصرار طلب کیا جو صبح ہونے پر ہم نے انہیں پیش کر دیا۔ تاہم رات کو ان سے رخصت ہوتے وقت ہم نے ان پر اشارۃً بھی یہ ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا کہ شب باشی کے لئے ہمیں جگہ نہیں ملی۔ اور وہ بھی یہ سمجھتے تھے کہ لوکل چیف نے ہماری میزبانی کا فرض ادا کیا ہو گا۔

دریا کی رات کا سہانا منظر

ان عرب تاجروں سے رخصت ہو کر ہم بستی سے باہر ایک میدان میں چھوٹے سے چشمہ کے قریب بیٹھ گئے۔ سمندر نما دریا کے کنارے پر تقریباً آدھ میل میں پھیلی ہوئی وہ تاجروں ملاحوں اور مچھیروں کی بستی چاندنی رات میں بڑا سہانا اور جاذبِ نظر منظر پیش کر رہی تھی۔ آسمان پر سفید چھوٹی چھوٹی بدلیوں کے ٹکڑوں کے درمیان چاند یوں بھاگتا پھرتا تھا۔ جیسے وہ ان سے آنکھ مچولی کھیل رہا ہو۔ جبکہ زمین پر بہتا ہوا وسیع دریا لحظہ بلحظہ ان کا عکس لینے میں مصروف تھا۔ اگرچہ وہ سارا علاقہ زہریلے سانپوں اور جنگلی جانوروں وغیرہ کے لئے مشہور ہے۔ اور مگرمچھ کے حملوں کی وارداتیں تو وہاں بہت ہی عام ہیں۔ مگر ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس رات ہر شر سے محفوظ رکھا۔ رات بھر نہایت خوشگوار ہوا چلتی رہی۔ جس سے ہم محظوظ ہوتے رہے۔

بستی والوں کے لئے خاص دعائیں

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد ہم نے بستی کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ٹہلنا شروع کر دیا۔ جبکہ ساری آبادی شہرِ خموشاں کا منظر پیش کر رہی تھی۔ نصف شب کے بعد ہم دریا کے کنارے ایک جگہ ریت پر بیٹھ گئے۔ اور قرآن کریم کے جو حصے ہمیں زبانی یاد تھے۔ خوش الحانی سے ایک دوسرے کو سناتے رہے۔ پھر بعض آیات کی تفسیر کے بارے میں کچھ تبادلہ خیالات کیا اور پھر دعا کی طرف طبیعت راغب ہوئی۔ تو حضرت مولانا علی رضی اللہ عنہ نے لمبی دعا کرائی۔ مسنون دعائیں بالجہر پڑھنے کے بعد رقت سے اس بستی والوں کی ہدایت اور بہتری کے لئے اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اپنے نیک مقاصد کے لئے ہم نے جی بھر کے دعائیں کیں۔

بستی کی مسجد کی قابلِ افسوس حالت

اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اردو اور عربی اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "نونہالانِ جماعت" اور پھر بعض قطعیں خوش الحانی سے سنائیں اور اٹھ کر پھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ کہ اتنے میں صبح کے تین بج گئے۔ ہم وضو کر کے بستی کے اندر داخل ہوئے اور مسجد کے اندر جیب ٹارچ سے روشنی ڈالی تو یکدم بھگدڑ مچ گئی۔ اور اندر سے بھیڑ بکریوں نے بدک کر باہر نکلنا شروع کر دیا۔ جنہوں نے مسجد کو خوب گندا کیا ہوا تھا۔ ایک دو چٹائیاں ایک کونے میں پڑی تھیں۔ ہم نے وہ صاف کر کے بچھائیں اور تہجد کی نماز ادا کی۔

اذانوں کے ذریعہ پیغامِ حق پہنچایا

اس کے بعد صبح ہوتے ہی یہ خیال آیا کہ نہ اس بستی کے لوگوں نے ہمیں تبلیغ کرنے دی ہے۔ اور نہ ہماری مہمان نوازی کی ہے۔ تاہم ان کے کانوں تک کسی نہ کسی طرح پیغامِ حق پہنچا دینا چاہیئے۔ ہم دونوں نے اپنے مخصوص انداز میں بآوازِ بلند باری باری نمازِ فجر کی اذان دی۔ اس مسجد میں کبھی کبھار ہی نماز باجماعت ہوتی تھی لیکن اس صبح کچھ اجنبی اور دلکش آواز سے دی گئی۔ اذان سن کر بعض مشرک لوگ بھی گھروں سے باہر نکل کر ہمیں دیکھنے کے لئے وہاں آ گئے۔ نیز بعض لوکل علماء جو اپنے گھروں کے باہر اکثر وہیں نماز پڑھنے کے عادی تھے اس خیال سے ہاتھوں میں لمبی لمبی تسبیحیں پکڑے مسجد میں آ گئے کہ شاید بستی کے کچھ لوگ ان ہندی واردین کے ساتھ مل گئے اور انہوں نے قصبہ کی مسجد پر قبضہ کر لیا ہے چنانچہ وہ ہمارے سامنے ہی مشورہ کرنے لگے کہ آئندہ مسجد کو تالا لگا کر رکھا جائے۔ تاہم انہیں میں سے دو تین شریف الطبع ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ لوگ بہرحال کلمہ گو ہیں اور خدا کا نام لینا ہی ان کا کام ہے۔ ان کی اذان بھی وہی ہے جو ہماری ہے۔ خدا کا گھر ہر کلمہ گو کے لئے کھلا رہنا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے خیال کیا چلو ہمارے آنے کا اتنا فائدہ ہی سہی کہ رات کو اب مسجد بند کر دی جایا کرے گی اور بکریوں کا باڑا بننے سے بچی رہے گی۔ اور صاف و مطہر رہے گی۔

ہماری نماز سے غلط فہمیاں دُور ہو گئیں

ان کی نماز کے بعد ہم دو لوگوں نے باجماعت نماز ادا کی۔ ان میں سے اکثر لوگ بڑی توجہ اور دلچسپی سے ہماری حرکات اور ارکان نماز دیکھتے رہے۔ بلکہ ہماری نماز کے دوران ہی اپنے امام کو کہنے لگے کہ ہماری اور احمدیہ نماز میں صرف اتنا ہی فرق نظر آتا ہے۔ کہ یہ لوگ سینہ پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ اور ہم ہاتھ چھوڑ کر پڑھتے ہیں۔

بہرحال اس طرح ان پر یہ جھوٹ کھل گیا کہ احمدیوں کی نماز احمدیوں کا قبلہ اور کلمہ عام مسلمانوں سے الگ ہے۔ چنانچہ بعض کے ساتھ وہیں مسجد میں کھڑے کھڑے نماز اور عقائد کے بارے میں ہماری تفصیلی اور کامیاب گفتگو بھی ہوئی۔ جس سے ان کی غلط فہمیاں دور ہو گئیں۔ لیکن اپنے اکابر کے خوف سے انہیں جرأت نہ ہوئی۔ کہ ہمیں وہاں ٹھہرنے کی دعوت دیتے۔ وہاں ان سے باتیں کرتے کرتے ہی سورج طلوع ہونے پر ہماری کشتی روانگی کے لئے تیار ہو گئی اور پھر چند گھنٹوں میں ہم بخیریت قریۂ ماڈون پہنچ گئے۔

جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا۔ اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے مقابل کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ششم ص ۲۶)

صلیب سے کسر صلیب تک — ایڈیسہ و نصیبین کے آثار

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نصیبین اور ایڈیسہ کی سرزمین سے توحید کی مہک کسر صلیب کی خوشبو اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی حقیقی تعلیمات کا پیام آ رہا تھا۔ گزشتہ مضمون میں کچھ جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔ سرزمین فرات کا ماضی ہمیں کیا بتا رہا ہے؟ کچھ مزید باتیں ملاحظہ ہوں۔

ٹیشین کی انجیل

دوسری صدی کے آخر میں ایڈیسہ کے مشہور سریانی عالم Tatian (ٹیشین) نے اناجیل خمسہ کا ایک گلدستہ تیار کیا۔ چاروں اناجیل اور عبرانی انجیل کے فقروں کو اس طرح جوڑا گیا۔ کہ ایک مسلسل کہانی بن گئی۔ کمزور روایات اور دخیل عبارتوں کو بڑی حد تک چھوڑ دیا گیا۔ کئی سو سال تک یہ انجیل سریانی کلیسا میں مقبول رہی۔ جب یہاں رومی چرچ غالب آ گیا۔ تو ایک مہم کے تحت سرزمین دجلہ و فرات کی کلیسوں سے انجیل کے نسخے اکٹھے کئے گئے۔ بے دردی سے ان کو تلف کر دیا۔ صرف ایک مہم میں دو سو نسخے جلائے گئے۔ نتیجہ آج اس انجیل کا ایک بھی مستند نسخہ موجود نہیں۔ چرچ نے ٹیشین کی انجیل کو تطابق اناجیل اربعہ کے نام سے یاد کیا۔ خود ٹیشین اسے تطابق اناجیل خمسہ کے نام سے تعبیر کرتا تھا۔ کیونکہ اس میں عبرانی انجیل بھی شامل تھی ٹیشین کی مرتبہ انجیل کی شرح چوتھی صدی میں نصیبین کے ایک عالم اور سریانی کے شاعر نے تحریر کی۔ انجیل کی طرح اس کی شرح بھی ناپید ہے۔ وہ نیم مورخین میں سے تھا۔ بعض منتشر حوالے موجود ہیں۔ لیکن اصل نسخہ ناپید ہے۔ بچے کھچے حوالوں کی مدد سے علماء عصر حاضر کوشاں ہیں کہ سریانی انجیل کے مندرجات کا کھوج لگایا جائے۔ رومی چرچ ٹیشین کی مرتبہ انجیل کے خلاف تھا۔ اس کی وجوہات جو معلوم ہو سکی ہیں درج ذیل ہیں۔

— (۱) —

تاریخ کلیسا سے معلوم ہوتا ہے کہ قرون اولیٰ میں عبرانی نسل کے عیسائیوں کے پاس عبرانی انجیل تھی۔ اس میں توحید و تفرید اور رسالت مسیح کی تعلیم تھی یہ لوگ پولوس اس کے علم کلام اور عقیدہ الوہیت مسیح کے سخت خلاف تھے رومی چرچ نے اس انجیل کا پڑھنا پڑھانا جرم قرار دے دیا۔ یہاں تک کہ یہ انجیل صفحہ ہستی سے ناپید ہو گئی۔

ٹیشین نے جہاں اناجیل اربعہ سے خوشہ چینی کی وہاں عبرانی انجیل سے شہد خالص کشید کیا۔ ٹیشین پر سب سے بڑا الزام یہی تھا۔

— (۲) —

حضرت مسیح علیہ السلام قدرت معجزہ سے پیدا ہوئے۔ ظاہر ہے کہ یوسف نجار ان کے باپ نہیں تھے۔ انجیل میں نسب نامے یوسف نجار کے ناطے سے درج ہیں۔ یہ نسب نامے جن میں حضرت مسیحؑ کو ابن داؤد ثابت کیا گیا۔ حضرت مسیحؑ کے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ٹیشین نے ان کو قبول نہیں کیا۔ ٹیشین سمجھتا تھا کہ حضرت مریم داؤد کی نسل سے نہیں بلکہ ہارون علیہ السلام کی آل اور اولاد سے ہیں۔ ہارون عمران کے بیٹے تھے۔ اس ناطے حضرت مسیح آل عمران تھے۔ نہ کہ آل داؤد۔ ٹیشین کا یہ اشارہ چرچ نے ابھرنے نہیں دیا۔ تا آنکہ قرآن حکیم نازل ہوا۔ سورۃ آل عمران میں اس خانوادہ کے آخری سلسلہ روحانی کا ذکر ہے۔ یعنی حضرت زکریا یحیٰ۔ مریم۔ ابن مریم علیہم السلام یہ سب آل عمران کے چشم و چراغ تھے۔

اس تاریخی حقیقت کو ٹیشین نے پیش کیا تھا۔ انجیل کے نسب نامے اس کے نزدیک درست نہیں تھے۔ یہ ٹیشین کا دوسرا "جرم" ہے۔

— (۳) —

ٹیشین کا تیسرا "جرم" یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیحؑ معجزہ احیاء کے تحت مُردوں میں سے زندہ ہو گئے وہ موتیٰ نہیں بلکہ کالموتیٰ تھے۔ زندہ ہونے کے بعد وہ شاگردوں سے ملتے رہے۔ انجیل میں ان ملاقاتوں کا ذکر ہے۔ والدہ کو ملے اس کا کوئی ذکر نہیں۔ ٹیشین نے اپنی انجیل میں مریم اور ابن مریم کی ملاقاتوں کا ذکر کیا تھا۔ جیسے شاگردوں سے ملے والدہ سے بھی ملتے رہے۔ انجیل میں ایک کمی تھی جو کہ ٹیشین نے پوری کر دی ظاہر ہے کہ چرچ کے لئے یہ اضافہ ناقابل برداشت تھا۔ اس لئے حرق کا حکم ہوا۔ اور انجیل ناپید ہو گئی۔

ان چند باتوں کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں۔ جن پر تحقیق ہو رہی ہے۔ ایران کے آثار سے ٹیشین کی انجیل کی افرائیمی شرح کا اصل سریانی نسخہ اور بعض فارسی نسخے برآمد ہوئے ہیں۔ ان کی اشاعت کا انتظار ہے۔ اور نئے انکشافات کی توقع ہے۔

عصر حاضر کے ایک بہت بڑے عالم MATHEW BLACK ہیں۔ ان کی کتاب کا نام ہے An Aramaic Approach to the Gospels and Acts

اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن میں ٹیشین کی انجیل کے بارے میں حقائق کا ذکر ہے۔ اسی کتاب میں ہے کہ چرچ نے اس انجیل کو "اناجیل اربعہ کے تطابق" کا نام دیا لیکن خود ٹیشین اسے اناجیل خمسہ کا جوہر سمجھتا تھا۔ بہرکیف ٹیشین کی انجیل اور اس کی شرح کے برآمد ہونے سے نئے انکشافات کی توقع ہے۔ جو دنیا کے لئے حیران کن ہوں گے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

"اخبار الفضل"

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مغربی افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی سے متعلق خوشکن اطلاعات

نائیجیریا کے ہفت روزہ اخبار "ٹروتھ" اور "احمدیہ گزٹ" کینیڈا میں شائع ہونے والی بعض خبروں کا اردو ترجمہ

برٹش کونسل آف چرچز کے سربراہ کو

جماعت احمدیہ لائبیریا کی طرف سے ایک "عجیب و غریب" تحفہ

دنیائے عیسائیت کے ایک عالمی ادارے برٹش کونسل آف چرچز کے سربراہ آرچ بشپ آف کنٹربری رائٹ ریورنڈ ڈونلڈ کاگسن صاحب جب ایپسکوپل ڈائیوسیس کی مہمان کے طور پر مئی ۱۹۷۹ء میں تین دن کے لئے لائبیریا پہنچے تو یہاں پر ان کو ایک عجیب و غریب تحفہ پیش کیا گیا۔ یہ تحفہ مقامی احمدیہ مسلم مشن کے سربراہ جناب عطاء الکریم شاہد نے جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک خط کی صورت میں دیا تھا۔ اس خط میں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے برٹش کونسل آف چرچز کو اس بات چیت کے انعقاد کے بارے میں یاد دہانی کروائی تھی جس کی دعوت خود اس عیسائی ادارے نے مئی ۱۹۷۸ء میں احمدیہ مسلم مشن لندن کی وساطت سے حضرت امام جماعت احمدیہ کو اس وقت دی تھی جب وہ "عالمی کسر صلیب کانفرنس" کے سلسلے میں لندن میں مقیم تھے۔ برٹش کونسل آف چرچز نے اس گفتگو کا عنوان از خود "صلیب سے مسیح کا اترنا" تجویز کیا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس کانفرنس کے آخری اجلاس منعقدہ جون ۱۹۷۸ء میں یہ دعوت بڑی خوشی سے قبول فرمائی تھی اور یہ تجویز کیا تھا کہ یہ بات چیت محبت اور خیر سگالی کی فضا میں لندن، روم، کسی مغربی افریقی ملک کے دار الحکومت، ایک ایشیائی ملک کے دار الحکومت، اور امریکہ میں ہونی چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجوزہ بات چیت میں رومن کیتھولک چرچ کو بھی شامل کیا جائے۔ نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ بات چیت کی اس دعوت کو دنیا بھر کے پریس نے وسیع پبلسٹی دی تھی۔ تاہم اس خط میں کہا گیا ہے کہ اس دعوت کو قبول کئے ہوئے تقریباً پورا سال ہو چلا ہے مگر برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں آیا اور امید ظاہر کی گئی ہے کہ آرچ بشپ آف کنٹربری اس کونسل کے سربراہ کی حیثیت سے یہ تاریخی بات چیت منعقد کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں گے۔ آرچ بشپ کے ساتھ ان کے میزبان بشپ جارج براؤن آف ایپسکوپل ڈائیوسیس بھی تھے۔ آرچ بشپ نے مسکرا کر یہ عجیب و غریب تحفہ وصول کیا اور احمدیہ مسلم مشنری سے مصافحہ کیا۔

واضح رہے کہ عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح صلیب پر انتقال فرما گئے تھے لیکن جماعت احمدیہ کا یہ کہنا ہے کہ یہ نظریہ غلط ہے۔ اس وقت تک "مسیح کا کام ختم نہیں ہوا تھا" اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ جس وقت مسیح کو صلیب سے اتارا گیا اس وقت وہ زندہ تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ ان کا سانس وقتی طور پر رک گیا تھا لیکن وہ اپنے زخموں سے بہت جلد صحتیاب ہو گئے تھے۔ وہ اسرائیل کے گم شدہ قبائل کی تلاش میں جودیہ سے نکل کھڑے ہوئے اور اس کے بعد انہوں نے ہندوستان کا سفر کیا جہاں پر وہ ایک لمبا عرصہ زندہ رہنے کے بعد فوت ہوئے اور کشمیر میں وفات پا کر دفن ہوئے جہاں پر ان کا مقبرہ آج بھی موجود ہے۔ اس مقبرہ کی شناخت اور احمدیہ نظریئے کی تائید میں ابتدائی شواہد ان کی جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (۱۸۳۵ء - ۱۹۰۸ء) نے قادیان میں اکٹھے کئے تھے۔

(بحوالہ ہفت روزہ ٹروتھ نائیجیریا)

احمدیہ سیکنڈری سکول اومانگشا (ریاست پلیٹو نائیجیریا) کی مسجد کا سنگِ بنیاد

احمدیہ سیکنڈری سکول اومانگشا (ریاست پلیٹو PLATEAU) کی مسجد کا سنگ بنیاد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب نے ۸ مئی ۱۹۷۹ء کو سکول کے کمپاؤنڈ میں رکھا۔ اس تقریب میں سٹاف کے اراکین کی ایک کثیر تعداد، طلباء اور احباب جماعت شامل تھے۔ سکول کے پرنسپل مکرم عرفان صادق صاحب نے حاضرین کو یقین دلایا کہ اس مسجد کی تکمیل جلد ہو جائے گی۔ اس تقریب کے موقع پر ۶۵۵ این رقم جمع کی گئی۔ یہ مسجد مکمل ہونے کے بعد سکول کے مسلم طلباء کی روزمرہ نمازوں کی ادائیگی اور دیگر اسلامی سرگرمیوں کے لئے استعمال کی جائے گی۔

(بحوالہ ہفت روزہ ٹروتھ۔ نائیجیریا)

افریقہ میں اسلام کی یلغار سے عیسائیوں میں تشویش کی لہر

عیسائیوں کے اعلیٰ السطحی اجلاس میں اس مسئلے پر خصوصی غور و خوض

افریقہ میں جماعت احمدیہ جس سرعت اور تیز رفتاری سے عیسائیوں، ملحدوں اور مشرکوں کو خدائے واحد کے جھنڈے تلے لا کر محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی میں داخل کر رہی ہے اس سے عیسائیت کے "رفیع الشان" ایوانوں میں تشویش اور گھبراہٹ کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور عیسائیوں کے بڑے بڑے رہنما اس مسئلے پر خصوصی طور پر سوچ بچار کر رہے ہیں کہ خصوصاً حربی افریقہ میں اسلام کی اس تیز رفتار یلغار کا مقابلہ کیونکر کیا جائے۔

عالمی خبر رساں ایجنسی رائٹر کے حوالے سے کینیڈا کے کثیر الاشاعت اخبار "ٹورنٹو سٹار" نے ۲۸ اپریل ۱۹۷۹ء کے شمارے میں "اسلام کے بارے میں اینگلیکنز کی تشویش" کے زیر عنوان لکھا کہ لندن میں آئندہ ماہ ہونے والے اینگلیکن مشاورتی کونسل (اے سی سی) کے اجلاس میں افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی کا مسئلہ نمایاں طور پر زیر بحث آئے گا۔ یہ بات اینگلیکن لیڈروں نے گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔ آرچ بشپ آف کنٹربری رائٹ ریورنڈ ڈونلڈ کاگسن نے بتایا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ ۶۰ ملکوں کے نمائندوں پر مشتمل یہ کونسل نائجیریا کے نمائندے مسٹر ٹموتھی اولو فوزشئے سے یہ کہے گی کہ وہ اسلام اور عیسائیت کے تعلقات پر بحث کرنے کے لئے افریقہ میں اسلام کی ترقی کا جائزہ پیش کریں۔ یہ مشاورتی کونسل ہر دو یا تین سال کے بعد منعقد ہوتی ہے اور اب اس کا چوتھا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اس کانفرنس میں جو دیگر موضوعات زیر بحث آئیں گے ان میں چرچ کا اتحاد، اینگلیکنزم کا عالمی کردار اور انسانی حقوق کا مذہبی پہلو شامل ہیں۔ مسٹر کاگسن جو کہ اس کونسل کے سربراہ ہیں انہوں نے افریقہ میں اسلام کی ترقی کا از خود مشاہدہ کیا ہے اور وہ حال ہی میں مغربی افریقہ کے چھ ممالک گیمبیا، گنی، سیرالیون، لائبیریا، غانا اور نائجیریا کے تین ہفتے کے دورے سے واپس لندن آئے ہیں۔

(بحوالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا)

نائیجیریا کی ایک ریاست کے وزیر تعلیم کی طرف سے احمدیہ سکول کو خراج تحسین

"احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کی مزید ترقی میں تعاون کیا جائیگا" - وزیر موصوف کی یقین دہانی

احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "ٹروتھ" نے خبر دی ہے کہ ریاست پلیٹو (PLATEAU) کے وزیر تعلیم احمدیہ سیکنڈری سکول اومانگشا کے دورے کے دوران سکول کی کارکردگی اور تیز رفتار ترقی سے بے حد متاثر ہوئے اور ہر میدان میں اس کی کامیابیوں اور خصوصاً سکول میں الیکٹرانک کا شعبہ قائم کرنے کو سراہا۔ وزیر موصوف نے پرنسپل اور سٹاف کو یقین دلایا کہ ان کی وزارت کی طرف سے اس سکول کے مسائل کو حل کرنے کے لئے پورا تعاون کیا جائے گا۔ پانی اور بجلی کی مشکلات دور کی جائیں گی اور سکول کی مزید ترقی کے منصوبوں کے لئے دستِ تعاون دراز کیا جائے گا۔ وزیر موصوف کے ۱۳ مئی ۱۹۷۹ء کے اس دورے میں وزارتِ تعلیم کے اعلیٰ افسران کی ایک ٹیم اور صحافیوں کی ایک جماعت بھی ہمراہ تھی۔ وزیر موصوف نے سکول کا معائنہ کرنے کے بعد طلباء سے خطاب بھی فرمایا۔ ان کے دورے کی تفاصیل ٹی۔وی پر بھی دکھائی گئیں اور اخباروں میں بھی اس کا ذکر کیا گیا۔

(بحوالہ ہفت روزہ ٹروتھ۔ نائیجیریا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء اضلاع / صدر صاحبان / مربیان و معلمین سلسلہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ آپ اپنے حلقہ کے احمدی میٹرک پاس نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست آپ کی معرفت آنی چاہیئے۔ درخواست میں امیدوار کی عمر، میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عیدالفطر کے بعد ۲۸ ظہور ۱۳۵۹ ہش مطابق ۲۸ اگست ۱۹۷۹ء بروز منگل بوقت آٹھ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ کنری

۸ رجون کو صبح تین بجے تمام خدام، اطفال کو تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے بیدار کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد میں اطفال، خدام، انصار کی تعداد ۷۰ تھی نماز فجر کے بعد مکرم چوہدری بادی علی صاحب مربی سلسلہ نے تربیتی کلاس کا افتتاح کیا۔ بعد میں خاکسار (قائد مجلس مرکزی) نے درس قرآن کریم اور مکرم مرزا عتیق احمد صاحب نے درسِ حدیث دیا۔ بعد میں مکرم رانا عنایت اللہ صاحب نے آدھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ جس کے بعد اطفال کے تلاوت، نظم کے مقابلے ہوئے۔

دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ خاکسار کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ مکرم رانا عنایت اللہ صاحب اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد خدام کے تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلے منعقد کروائے گئے جن کے بعد مکرم مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی پھر اطفال کے عام دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔

تیسرا اجلاس زیرِ صدارت مکرم ڈویژنل امیر محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص سندھ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب طارق نے آدھ گھنٹہ تک خدام کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد مکرم ڈویژنل امیر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی نے انعامات تقسیم فرمائے، خدام کو نصائح فرمائیں اور اختتامی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تربیتی کلاس بہت کامیاب رہی۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ
کنری سندھ ضلع تھرپارکر

اعلان دار القضاء

مکرم شمشاد اختر صاحب 28-یو وحدت کالونی لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عبدالغفور صاحب ولد جان محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر ۲۳/۹ واقع محلہ دارالیمن ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور بیگم اعجاز حمیمہ صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب محلہ دارالصدر ربوہ کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ یہ پلاٹ ان کے پاس فروخت کر دیا گیا ہے۔ ۱) شمیم اختر صاحبہ۔ ۲) مسز بشریٰ جبیں صاحبہ۔ ۳) مسز نسیم ناہید صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۲۳/۹ بیگم اعجاز حمیمہ صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

اظہارِ تشکر

احمدی کا شوق قربانی تو دیکھ!

تحریکِ جدید کے مقاصدِ عالیہ کے لئے خاکسار نے ۷ رجون تا ۲۳ رجون کے ایام میں حسبِ ذیل جماعتوں کا دورہ کیا۔ الحمدللہ ہر جگہ عہدیداران اور دیگر مخلصین جماعت نے تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

مانڈو گوجرہ۔ لاہور۔ رچنا ٹاؤن۔ پتوکی۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خان۔ بہاولپور سکھر۔ شکارپور۔ جیکب آباد۔ کوئٹہ۔

جن دوستوں نے دورہ میں سہولت اور تیزی پیدا کرنے کے لئے اپنی موٹر کاریں وقف کیں ان کے اسماء بغرضِ دعا درج ذیل ہیں۔ مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب۔ مکرم کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب۔ مکرم سردار حفیظ اللہ خان صاحب۔ مکرم سردار خان صاحب اور مکرم شیخ محمد حنیف صاحب۔

حسبِ ذیل مربیان کا بھی خصوصی تعاون رہا۔ مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب ڈینس مکرم حیدر علی صاحب ظفر۔ مکرم عبداللطیف صاحب۔ مکرم محمد یوسف صاحب نیر۔ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود۔ مکرم سلیمان احمد صاحب۔ مکرم محمد امین صاحب جمیہ۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مکرم مولوی روشن دین صاحب۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

نو مقامات پر سلائیڈز کی نمائش کا اہتمام ہوا جس میں اکناف عالم میں تعمیر مساجد، اشاعت قرآن مجید اور تعلیمی اداروں اور طبی مراکز کے قیام کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تبلیغی دورہ جات کے روح پرور مناظر دکھائے جاتے رہے جن سے غیراز جماعت افراد بھی محظوظ ہوئے۔ شدت گرما کے باوجود ہر مقام پر جماعت کے مرد و زن، بچے، بوڑھے دینی پروگراموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ بقدر پندرہ لاکھ روپیہ کو پورا کرنے کے لئے مسابقت الی الخیر کا منظر پیش کرتے رہے بخصوصاً کوئٹہ کی جماعت میں خطبہ جمعہ کے بعد محترم امیر صاحب نے دوستوں کو مسابقت الی الخیر کی دعوت دی اور دوستوں نے حضور ایدہ اللہ کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھ کر اضافے پیش کئے اور اپنے سابقہ بجٹ بقدر -/۴۲۰۰۰ کو -/۵۷۰۰۰ روپے تک پہنچا دیا۔

یوں تو ہر جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید اخلاص سے کام کر رہے ہیں مگر ان جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تحریک جدید نے اپنی منظم اور مسلسل کوشش سے خاص متاثر کیا۔ ڈیرہ غازی خان، بہاولپور، سکھر، کوئٹہ۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

بفضلِ خدا ان جماعتوں سے مجموعی طور پر ۳۴ نئے معاونین خصوصی حاصل ہوئے اور مجموعی طور پر وعدہ جات میں ۲۶ ہزار روپے کا اضافہ عمل میں آیا۔ کلام محمود میں کیا خوب ارشاد ہے۔ ؎

"احمدی کا شوق قربانی تو دیکھ"

بفضلِ خدا دین کی خدمت کے لئے ہر مقام پر مخلصین کی طرف سے ذوق و شوق مشاہدہ میں آیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانِ نکاح

عزیزم راجہ منصور احمد صاحب بھٹی ابن مکرم راجہ عنایت اللہ صاحب بھٹی ساکن کڑیانوالہ ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق صاحب محلہ دارالیمن ربوہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ نے مکرم محمد رفیق صاحب کے مکان پر ۹/۷ کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے برکت اور رحمتوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

ڈاکٹر محمد شفیع
۵/۳ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "خالد" ــــــ ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

ہمیں خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی طرف سے بڑی کثرت سے رسائل بھجوانے سے متعلق خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے اس امر کی نشان دہی ہوتی ہے کہ ان رسائل کی اشاعت میں تاخیر ان پر شاق گذر رہی ہے۔ یہ امر ہمارے لئے از حد پریشانی کا موجب ہے۔ خصوصاً بچے اپنے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان سے محبت کے باعث بہت بیتاب ہیں۔

ہم حسب سابق خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی آگاہی کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ہر دو رسائل کے پبلشر مکرم محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے۔ آپ ماہ مارچ میں بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ اس وجہ سے ماہ اپریل سے ماہنامہ خالد اور ماہ مئی ۱۹۷۹ء سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

انشاء اللہ نئی تقرری کی منظوری کے بعد حسبِ سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان اِس عرصہ میں دُعاؤں کے ساتھ ہماری مدد فرمائیں اور رسائل کی اشاعت کا انتظار فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

روشن کاجل

آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

تصحیح

مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۹ء کے اخبار الفضل میں مسل نمبر ۱۳۸ ۱۴ کے تحت رانا عبد الغنی صاحب ولد رانا عبد اللطیف خان صاحب ساکن ربوہ ضلع جھنگ کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ مکرم رانا صاحب موصوف کا صحیح مسل نمبر ۲۴۱۵۸ ہے قارئین تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

دعائے مغفرت

۱۔ میرے بیٹے عزیزم اشفاق احمد صاحب ہاشمی اسسٹنٹ نیول ہیڈ کوارٹر اسلام آباد ۳۰ رجون ۱۹۷۹ء کو ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں دل کے دَورے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کی عمر قریباً چالیس سال تھی۔ مرحوم کو صبح دس بجے دل کا شدید حملہ ہوا فوری طور پر نیول ہسپتال اسلام آباد پہنچایا گیا۔ بعد ازاں ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ملٹری ہسپتال راولپنڈی لے جایا گیا۔ مرحوم کا جسدِ خاکی اگلے روز صبح پانچ بجے اسلام آباد سے میرے بڑے بیٹے عزیزم سیّد شریف احمد صاحب ہاشمی فیصل آباد لے کر آئے۔ جنازہ فیصل آباد پہنچانے کے جملہ انتظامات نیول ہیڈ کوارٹر اسلام آباد کی طرف سے کئے گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعتِ احمدیہ فیصل آباد نے نمازِ جنازہ میں شرکت فرمائی اور مجلس خدام الاحمدیہ نے تدفین کے جملہ انتظامات کی انجام دہی میں نہایت مستعدی اور ذمہ داری سے ہاتھ بٹایا۔

مرحوم خاموش طبع، مخلص و ملنسار انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بچی بعمر چار سال یادگار چھوڑی ہے۔

احبابِ جماعت سے گزارش ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(سید عطا حسین شاہ کوارٹر ۲ (اے) نزد کینال ٹیلیگراف آفس کینال کالونی فیصل آباد)

۲۔ اِس عاجز کے خسر محترم چوہدری نور محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر مظفر گڑھ چند روز کی علالتِ طبع کے بعد ۲۶ رجون ۱۹۷۹ء کو بعمر ۷۵ سال نشتر ہسپتال ملتان میں قریباً ۳ بجے صبح وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱۹۳۶ء سے موصی چلے آ رہے تھے تحریکِ جدید کے معاونِ خاص ہونے کے علاوہ وقفِ عارضی کے بھی نہایت پابند تھے۔ ان کا جنازہ اسی روز مظفر گڑھ سے ربوہ لے جایا گیا۔ مظفر گڑھ میں مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد اقبال خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ مقامی نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ربوہ میں گولبازار کی مسجد المہدی کے باہر اسی روز بعد نمازِ مغرب نمازِ جنازہ ادا ہوئی۔ بعد ازاں اکثر احباب سلسلہ نے نہایت محبت اور خلوص کے ساتھ مرحوم کی تدفین میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ اُن تمام شرکاء کو جزائے خیر دے۔ آمین

مرحوم نے اپنے سوگواروں میں تین بیٹیاں، دو داماد اور ان کے علاوہ دیگر سینکڑوں رشتہ دار چھوڑے۔ احبابِ سلسلہ عالیہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم چوہدری صاحب کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے اور تمام لواحقین کے لئے صبرِ جمیل کی توفیق کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الرؤف لودھی ۲۴۶ بی سٹاف کالج روڈ۔ کوئٹہ)

۳۔ برادرم عزیزم نصیر احمد قمر کاہلوں بعارضہ دردِ قولنج بیمار رہ کر اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ قمر صاحب چار بہنوں کے اکیلے بھائی اور بوڑھے والدین کے واحد سہارا تھے۔ ان کی عمر صرف اٹھارہ انیس سال تھی اور وہ ایف۔ اے سیکنڈ ایئر کے طالبِ علم تھے۔ گوجرہ جھنگ علاج کروانے کے بعد وہ جھنگ ہسپتال میں ہی وفات پا گئے۔

احبابِ جماعت سے استدعا ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے بھائی کو جنت الفردوس میں جگہ دے، ان کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو یہ دردناک صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔

(امۃ النصیر ممتاز ڈیرو کے چک ۴۳۳ ج ب)

درخواستِ دُعا

خاکسار کو عرصہ پندرہ روز سے دورانِ سر کے پانچ سال پرانے عارضہ کا حملہ نہیں ہوا، الحمد للہ۔ احبابِ جماعت سے اِس موذی بیماری کے مکمل خاتمے کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز والد محترم مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت مرزا محمود بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوبارہ دل کے دَورے کا شکار ہو چکے ہیں، ہسپتال میں داخل ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار کے ایل ایل بی کے فائنل امتحانات بھی ہو رہے ہیں۔ کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(مرزا مظفر احمد ایم اے سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد سندھ)

*سمن برگ *سمن زار و رحمان آباد

هاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب

سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

عظیم الشّان رہائشی منصوبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحمرا ٹاؤن

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

محلِّ وقوع

یونیورسٹی نیوکیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ

جدید ترین تیکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

بلینک

مسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور،

نقشہ ملحقہ آبادی

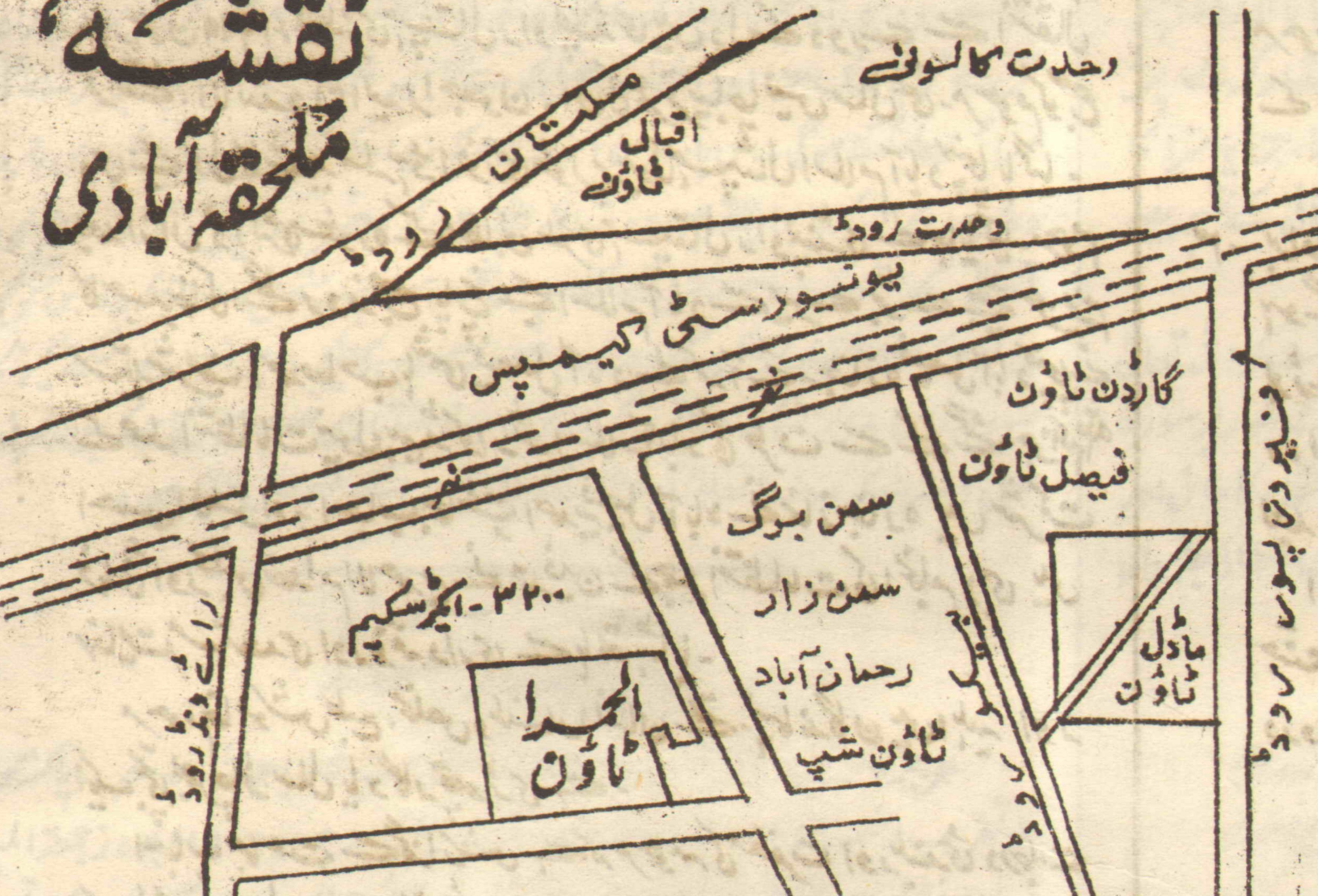

خصوصیّات

- جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- تعلیمی و طبّی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- سرسبز و شاداب علاقہ
- تفریح کے لئے پارک
- وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- مسجد ○ مہذّب ماحول ○ کشادہ سڑکیں
- بیرونِ ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مُفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا؛

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ــ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات ــ فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈیویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور